بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سات جنم والا عقیدہ باطل ہے)

علامہ مولانا ابوالیاس امام الدین کوٹلی سیالکوٹ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسول الکریم

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

یعنی اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں ان سے کہدو! تم پر سلامتی ہو! تمہارے رب نے رحمت فرمانی اپنے ذمہ کر لی ہوئی ہے تحقیق جو شخص تم میں سے برا کام کر بیٹھے جہالت کی وجہ سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح رکھے تو خدا کی شان یہ کہ وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے، خاص کر صحابہ کرام کو تو بڑی بھاری نعمت ہے جن پر آپ سلام کرتے تھے خدا فرماتا ہے، کہ جن پر تو سلام کرتا ہے، ان پر میں اپنی رحمت بھیجنی لازم کر لیتا ہوں چونکہ آپ حریص تھے اس لئے آپ جب کسی کو ملتے تو پہلے سلام کرتے، تاکہ میری دعا سے یہ لوگ بخشے جائیں!

یہ تو زندوں کے لئے باعث نجات ہے اب مردوں کو دیکھئے! مردہ لوگوں کے بارے جب آپ دعا مانگتے تو خدا ان کو بخش دیتا یعنی جو شخص مر جاتا آپ اس پر نماز جنازہ ہی ادا کر دیتے تو بھی خدا بخش دیتا،

اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ.

دعا کر ان پر تمہاری دعا ان کو تسکین دینے والی ہے۔

عام لوگوں کو نعمت حاصل ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ دیں تو بھی خدا ان پر دس بار رحمت فرما دیتا ہے اور دس گناہ بخش دیتا ہے۔ دس درجہ بلند کر دیتا ہے' جو گنہگار ہیں ان پر خدا کا انعام یہ ہے اگر وہ سچے دل سے تائب ہو جائیں پھر گناہ نہ کریں تو خدا ان کے گذشتہ گناہ بخش دیتا ہے۔

اس کی یہ صفت ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے گذشتہ گناہ تائب کے معاف کرنے پر کئی آیات شاہد ہیں:

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞

یعنی جو کوئی برے کام کرے اپنے نفس پر ظلم کرے پھر وہ بخشش مانگے اللہ سے تو پائے گا اللہ کو بخشنے والا مہربان۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ. الخ.

یعنی اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف توبہ خالص، قریب ہے کہ تمہارے گناہ رب دور کر دے۔

هُوَالَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ یَعْفُوْاعَنِ السَّیِّاٰتِ.

اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کرتا ہے،

ان آیتوں کے علاوہ یہ بھی آیا ہے کہ برائیاں دور ہی نہیں کرتا بلکہ بجائے برائیوں کے نیکیوں میں بدل دیتا ہے،

اِلَّامَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًافَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ.

جو گناہ کر کے پھر توبہ کر لے ایمان لے آئے اور عمل کرے اچھے، پس یہی لوگ ہیں جن کی برائیوں کو خدا نیکیاں بنا دیتا ہے،

دیکھیے! مسلمانوں کا خدا کیسا رحیم اور مہربان ہے کہ بندہ کا قصور معاف کر دیتا ہے آریوں کا خدا ایسا ہے کہ جب تک مجرم کو سزا نہ دے لے خلاصی نہیں کرتا، ہزار بار کڑکڑائیے چلائیے منت سماجت کریئے ایسا سخت دل خدا سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

جس کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ حاکم ہرگز بغیر سزا دیئے نہ چھوڑے گا اس سے کیا بھلائی کے امید ہو سکتی ہے، اس سے محبت کب ہو سکتی ہے، جو شخص کہ تمام عمر گناہ سے بچتا رہے پھونک پھونک کر قدم دھرتا رہا مگر اتفاق سے اس سے کوئی گناہ ہو گیا، اس کی ساری عبادت خاک میں مل گئی جب تک بندر، سور نہ بن جائے رہائی نہیں، دنیا کے حکام بھی مجرموں پر رحم کرتے ہیں ہر ایک انسان ایک دوسرے پر رحم کرتا ہے، ایسی صفت والے کو ہر ایک جانتا ہے ایسی صفت اچھی ہے تو اللہ میں ضرور ہونی چاہئے مگر آریوں کے خدا میں کوئی اچھی صفت نہیں،۔

اب دیکھیے! ایک گنہگار شخص کو کس مذہب میں تسلی کا پیغام ملتا ہے۔

آریہ مذہب سے تو اسے جواب ملتا ہے کہ دیکھو! دیا نند اپنے ستیارتھ پرکاش باب ۷ صفحہ ۲۴۸ میں لکھتے ہیں:

سوال:۔ ایشور اپنے بھکتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں

جواب:۔ نہیں وہ پاپ معاف کر دے تو اس کا انصاف جاتا رہتا ہے،

سنئے! جس جج کی نسبت مجرم کو یقین ہو کہ یہ حاکم مجھ پر رحم نہیں کرے گا، وہ مجرم کو کبھی پیارا نہ ہوگا جس کو یہ یقین ہو کہ مجھے شاید حاکم چھوڑ دے تو اس کو حاکم سے محبت ممکن ہے دوسرے کو نہیں، سچ فرمایا:

اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ.

آریہ مذہب کی حماقت دیکھئے!

کہتے ہیں: گناہوں کے عوض بندہ سور بن جاتا ہے،

مطلب یہ کہ ہندو یا ویدک دھرم کی رو سے انسانی روح اپنے اعمال کی سزا وجزا بھگتنے کے لئے درختوں حیوانوں وغیرہ میں چکر لگاتی پھرتی ہے، اس کو مکتی نہیں۔ یعنی نجات نہیں۔

کیا حیوان بننے سے وہ انسانی عذاب محسوس کرتا ہے ہرگز نہیں بلکہ انسانی جسم سے حیوانی جسم میں خوش رہتا ہے۔

انسان تھا تو مکلف تھا اسے حکم تھا کہ کسی کی عورت کو ہاتھ نہ لگانا، اب گنہگار رہا تو حیوان کی جون میں آیا اب آزاد ہے جو مل جائے سب مباح کوئی روک ٹوک ہی نہیں، انسان تھا نامرد، کمزور تھا، باہ کچھ نہ تھی دوسری جون میں گدھا ہوا سب فرق نکل گیا، کیا وہ عذاب میں گنا جائے گا؟ ہرگز نہیں جب بندہ نے گناہ کیا تھا اس کا جسم انسانی تھا

جو بوجھ اور محنت کا متحمل نہ تھا کمزور انسان تھا اب اسے خچر یا گھوڑا یا ہاتھی، یا شیر، کا جسم ملا آگے سے اس کو زور اور وزن دار جسم بھی مل گیا بتاؤ اسے کیا تکلیف ہوئی؟

عقل سے تکلیف محسوس ہوتی ہے، جب عقل ہی چھین لی تو پھر تکلیف کیسی۔

دیوانہ آدمی کو دیکھئے! اسے چوٹ لگے کوئی مارے پیٹے اسے کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی ایسا ہی حیوانات ہیں جسم کے ساتھ روح نے بے فرمانی کی ہے وہ تو جسم ہی نہیں جسم بے فرمان تو جلا کر پانی میں بہا دیا گیا بے کار جسم اور رملا یہ انصاف خداوندی سے بعید ہے۔

آریوں کا خام خیال ہے کہ جو یہ کہتے ہیں، کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دیا جائے ان کو اتنا پتہ نہیں کہ ہندوستان سے ہمارا ہی نشان مٹ جائے گا اس لئے کہ قیامت میں جب ہندوستان سے لوگ اٹھیں گے تو مسلمان ہی اٹھیں گے ہندو کہیں دریا میں غوطے کھاتے ملیں گے، ہندوستان میں ان کا تخم بھی نہ ملے گا۔

الحاصل آریوں کا مسئلہ اواگون یعنی تناسخ نہایت غلط مسئلہ ہے۔

عقل سلیم والا انسان کبھی اس کو تسلیم نہیں کرسکتا کتا اور کتیہ کو والدین تصور کرنا ان ہی کا کام ہے، پھر بھی آریہ مذہب والے کو غیرت نہ آئے یہی کہتا جوئے کہ یہی سچ ہے اس جیسا بے حیا کون ہوگا؟

منوسمرتی، جو ان کی بڑی معتبر کتاب ہے جس کا سیارتھ پرکاش میں بھی حوالہ دیا جاتا ہے اس کے ادھیا نمبر ۱۱ شلوک نمبر ۵۵، میں لکھا ہوا ہے:

کتا، سور، گدھا، اونٹ، گھوڑا، بھیڑ، بکرا، ہرن، چرند، پرند، چانڈال، پکسن انہوں کی جون میں برہمن کا مارنے والا جاتا ہے۔

اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ جس گائے بیل کی ہندو اس قدر تعظیم کرتے ہیں، وہ پچھلے جنم کے برہم ہتیا کرنے والے انسان ہیں برہم ہتیا کرنے والوں کی اس قدر تعظیم کرنا بالکل نامناسب ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گاؤ مادہ کی کمی مسلمانوں کے کھانے سے نہیں بلکہ برہم ہتیا کے سبب سے ہے۔

آج برہمن کو لوگ مارنا شروع کر دیں تو گائیوں کی کثرت ہو جائے جو گائے کی کثرت چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ برہمن ہتیا کی لوگوں کو تعلیم دے تا کہ گائے کی نسل میں ترقی ہو۔

اور منوسمرتی ادھیا ۱۲ اشلوک نمبر ۵۶ میں لکھا ہے:

چھوٹے بڑے کیڑے پتنگے غلیظ کھانے والے پرند مارنے کی خصلت رکھنے والے شیر وغیرہ انہوں کی، یوں ہی شراب پینے والا برہمن جاتا ہے،

اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ برہمنوں کی قوم تو صرف ہندوستان میں ہی ہے، اور یہاں پر بھی ان کی آبادی دو ڈھائی کروڑ سے زیادہ نہیں ہے، ان میں شراب پینے والے برہمنوں کی تعداد بہت کم ہوگی چند ہزار یا چند لاکھ ہوگی روئے زمین پر تو ایک صرف خود ہندوستان بلکہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے صوبے بلکہ ضلع کے بھی ایک چھوٹے سے گاؤں میں کیڑے مکوڑوں کی تعداد کو دیکھئے! پھر خیال کیجئے! کہ یہ کیڑے سب اس گاؤں کی شراب نوش برہمن ہیں؟ کیسا فضول خیال ہے کیڑے مکوڑوں کی جون میں شراب نوش برہمن تصور کرنا ہے۔ برہمن قوم کی ہتک کرنا ہے۔

تناسخ (مرنے کے بعد سات جنم پھر پیدا ہونا) ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک ادنی

واعلیٰ سمجھ سکتا ہے کہ یہ سراسر لغو وبیہودہ خیال ہے۔

کیوں کہ تناسخ کے ماننے سے یہ لازم آئے گا کہ انسانی روحیں جب تک مرتکب گناہ کے نہ ہوں دنیا کا کاروبار نہ چلے گا اگر کاروبار بند ہوا تو عبادت کرنی مشکل ، زمینداروں کے لئے حیوانوں کی ضرورت تو سب رزق مفقود، زمینداری نہ ہو تو ستر عورت کے لئے کپڑا کہاں سے؟ کپاس ہو تو کپڑا بنتا ہے معلوم ہوا کہ دنیا کی تمام نعمتوں کا حاصل ہونا بدکاریوں پر منحصر ہے کوئی گناہ کرے تو گائے کے جنم میں آئے تو آپ لوگ دودھ پئیں، کوئی گناہ کرے تو گھوڑے کے جنم میں آئے تو آپ لوگ اسواری کریں، کوئی گناہ کرے تو خچر اور گدھے کی جنم میں آئے تو تمہارا بوجھ اٹھائیں کوئی گناہ کرے تو عورت کی جون میں آئے تو آپ لوگوں کو جورو نصیب ہو اس سے معلوم ہوا کہ خدائی سلسلہ سب گناہوں کی طفیل چل رہا ہے، گنہگار نہ ہوتے تو پرمیشور کچھ بھی نہ تھا، گنہگاروں کے سوا تو وہ از سر نو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتا پھر پرمیشور کا روحوں پر قبضہ کرنا شاید کسی اگلے جنم میں نیک عملوں کا سبب ہوگا۔

اگر مسئلہ تناسخ صحیح ہے تو ممکن ہے کہ کسی شخص کی والدہ یا دختر یا ہمشیرہ یا دادی یا نانی مرنے کے بعد عورت کی جون میں آکر اس کی جورو بن جائے، قربان جائیے! ایسے مذہب پر جو والدہ اور ہمشیرہ وغیرہ کو جورو بنائے۔

دوسری یہ بات ہے کہ ایک شخص نے پہلے اچھے عمل کئے مکتی پا گیا، یعنی نجات مل گئی پھر اس کو مار کر بندہ ہی بناتا ہے تو اس کو پہلی بار مارا ہی کیوں؟ پھر پرمیشور حسد کرتا ہے کہ کسی بندے کو ہمیشہ کے لئے راحت ملے۔

قید خانہ کی آریہ مثال پیش کرتے ہیں، کہ قید بھگت کر پھر باہر نکالا جاتا ہے قید

خانہ میں کوئی نیک کام نہیں کرتا۔

میں کہتا ہوں: یہ بھی صحیح نہیں اس لئے کہ جو جرم نہ کرے وہ کبھی جیل کا منہ نہیں دیکھتا ایسا ہی نیک آدمی چاہے کہ وہ بھی ہمیشہ زندہ رہے۔ موت کا منہ نہ دیکھے!

میں آریوں سے پوچھتا ہوں: پرمیشور اس بات پر قادر ہے کہ وہ اپنے نیک بندے کو ہمیشہ کے لئے مکتی دے یعنی نجات دے دے اگر قادر ہے تو پھر کیوں سختی کرتا ہے کہ اول ایک بندہ ایسا مقرب بنا کر اوتار کرتا ہے اس پر وید نازل کرتا ہے پھر اس کی ناحق عزت بگاڑ کر رفتہ رفتہ مختلف جانوروں میں ڈال کر اس کی کیڑے مکوڑے تک نوبت پہنچاتا ہے اگر قادر نہیں تو خدائی کے لائق نہیں۔

اگر کوئی آریہ کہے:

اگر تناسخ نہ مانا جائے تو اعتراض آتا ہے: کہ خدا نے ہر ایک کو ایک جیسا کیوں نہ بنایا کسی کو امیر کیا، کسی کو غریب، کسی کو لنگڑا، کسی کو لنجہ وغیرہ وغیرہ۔

تو جواب اس کا یہ ہے کہ شروع دنیا میں جب انسان پیدا ہوئے تھے وہ ایک جیسے تھے یا درجہ بدرجہ تھے جیسا کہ دیانند ستیارتھ پرکاش اودھیا نمبر ۷ صفحہ ۲۶۴، میں سوال کا جواب دیتے ہیں۔

سوال: ان چاروں رشیوں پر ہی وید نازل کئے اوروں پر نہیں کئے اس سے ایشور طرفدار ٹھہرتا ہے؟

جواب: و ا ا ا

پاک ا ا

یعنی سب ایک جیسے ہی انسان تھے، ان کی زندگی کے لئے کیا چیز تھی کیا کھاتے پیتے تھے گائے بھی نہ تھی جو دودھ پیتے نباتات بھی نہ تھے جس سے غلہ حاصل کرتے یا اس کے پتے کھاتے پھر مزہ کی بات یہ ہے کہ وہ عبادت جس کو آریہ مذہب میں ہون کہتے ہیں جو آریہ دھرم میں فرض ہے۔

وید کی رشی کیسے ہون کرتے تھے، جب اس کے لئے گھی کا ہونا ضروری ہے، گھی گائے ہو تو حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی نہیں تو پھر ہون ایسا ضروری فرض کس طرح آدا ہوتا ہوگا۔

اگر کوئی آریہ کہے کہ اس دنیا کی ابتداء نہیں۔

تو میں کہتا ہوں: ابتداء ہے جو وید بتا رہا ہے، وید کی خود دیانند نے بھی اپنی کتاب رگویدادی بھاشا بھومکا کے صفحہ نمبر ۷۰ میں دیکھو عبارت اس کی یہ ہے،

''جس وقت یہ ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی، اس وقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے است (غیرہ محسوس حالت تھی) یعنی شونیہ اکاش بھی نہ تھا کیوں کہ اس وقت کچھ کاروبار نہ تھا......الخ،،

ہمارے پیارے آریہ سماجی غور کریں، کہ وید دنیا کا تو پیدا ہونا کیسا صاف بتا رہا ہے، معلوم ہوا کہ دنیا کا ابتداء تھا فہو المراد۔

بطلان تناسخ پر عجیب دلیل

یہ تو ہر ایک مذہب میں مانی ہوئی بات ہے کہ ہر ایک شخص کو نیک کام کرنا چاہئے، برے کاموں سے بچنا چاہئے خود معتقد تناسخ بھی نیک کام کرنے اور برے سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں یہی چاہتے ہیں کہ سب انسان حق پرست اور نیک بن

جائیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ سب لوگ نیک ہو جائیں آئندہ حیوانات یا نباتات کے قالبوں میں نہ جائیں اور جو حیوانات یا نباتات کے قالبوں میں سزا پا رہے ہیں وہ اپنی اپنی سزا ختم ہونے پر انسانی قالبوں میں آئیں گے۔

تو پھر ایک دن دنیا میں انسان ہی انسان نظر آئیں گے۔ نہ کوئی جانور ہوگا نہ پودا نہ درخت کھانے کے لئے غلہ مفقود ترکاری پھل ساگ وغیرہ کوئی چیز میسر نہ ہوگی ، پینے کے لئے دودھ نہیں ہوگا۔ یعنی پوجا کے لئے گھی نہیں پہننے کے لئے روئی نہیں سواری کے لئے گھوڑا یا ٹٹو نہیں بوجھ اٹھانے کو خچر وغیرہ نہیں۔

غیر ضیکہ انسانوں کے لئے ضرورتیں پوری نہ ہوں گی، نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا، اگر اس کا آریہ انتظام کرنا چاہیں تو نیک کاموں سے پرہیز کرنے کی ترغیب دیں زوف ایسے مذہب پر جو بدیوں پر منحصر ہے۔